یورپین یونین
الیکشن آبزرویشن مشن پاکستان 2013ء
جنرل الیکشنز 11 مئی 2013ء

ابتدائی بیان

پاکستان میں دہشتگردی اور طریقہ کار میں خامیوں کے باوجود انتخابات میں مسابقتی رجحان اور بہتر انتخابی عمل

13 مئی 2013ء اسلام آباد

ابتدائی نتائج

ملک کے مختلف حصوں میں انتہائی درجہ کی دہشتگردی اور عسکری حملوں جو کہ مخصوص سیاسی جماعتوں کے خلاف بڑھتے چلے گئے اور مجموعی طور پر انتخابی عمل پر اثر انداز ہوئے'اس کے باوجود سیاسی جماعتوں کے امیدواروں اور ووٹروں کی جانب سے جمہوری عمل پر مضبوط عزم کا اظہار کیا گیا۔

غیر ریاستی گروہوں کی پر تشدد کارروائیوں نے انتخابی میدان کو غیر ہموار کیا اور متعلقہ علاقوں میں الیکشن کے عمل کو بری طرح متاثر کیا۔اس کے باوجود الیکشن کے دن نمایاں' قابل تعریف طور پر مجموعی ٹرن آؤٹ نے پاکستانی عوام کے جمہوری نظام کی جانب عزم کو ثابت کیا۔

ابتدائی طور پر آئینی ترامیم منظور کر کے انتخابی ڈھانچے اور اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے قابل ذکر قوانین اور انتخابی فہرستوں میں بہتری پیدا کی گئی۔تاہم انتخابی نظام کی خامیوں کے باعث انتخابی عمل کسی حد تک متاثر ہوا بالخصوص امیدواروں کے لئے مبہم قانون' ان کے لئے انتخابی تنازعات کے لئے نامکمل طریقہ کار' الیکشن انتظامی امور کے طریقہ کار میں شفافیت میں کمی اور غیر متوازن میڈیا کوریج۔اس کے باوجود کہ خواتین امیدواروں کی تعداد 2008ء کے مقابلے میں تین گنا بڑھ گئی ہے لیکن پھر بھی خواتین اور بے بس گروہوں کی انتخابی عمل میں نمائندگی بہت کم رہی۔

2008ء کے الیکشنز کے بعد پاکستان کی جمہوری ترقی کے اضافے کو اس طرح دیکھا جا سکتا ہے کہ اس میں مسابقتی رجحان بڑھا ہے' زیادہ جماعتیں اس میں شرکت کر رہی ہیں اور 2008ء کے مقابلے میں دوگنا سے زیادہ امیدوار قومی اسمبلی کی نشستوں کے لئے میدان میں آئے۔یورپین یونین انتخابی مشاہدہ کار کے طویل المدتی آبزرورز (LTOs) نے ملک کے بڑے حصوں میں انتخابی مہم کے عمل کو دیکھا۔کچھ علاقوں میں دہشتگردی نے مخصوص پارٹیوں کو بڑے پیمانے پر الیکشن مہم چلانے کے قابل نہیں رہنے دیا۔

2010ء میں پاکستان نے یو این عالمی معاہدہ برائے سول اور پولیٹیکل رائٹس (آئی سی سی پی آر) کی توثیق کر دی اور حالیہ قومی انتخابات کو اس معاہدے کی شرائط کے تحت منعقد کروایا۔آئینی ڈھانچے میں بھی مزید بہتری لانے کے لئے ترامیم کی گئیں جس میں پارلیمانی طریقے سے الیکشن کمیشن کی تعیناتی اور نگران پرائم منسٹر اور چیف منسٹر کی تقرری کا طریقہ کار بھی شامل ہے۔

تاہم ابتدائی قانون سازی میں شفافیت اور انصاف کی فراہمی کے حوالے سے کچھ تقاضوں کو بھلا دیا گیا اور یہ امیدواری کے تقاضوں کو آئی سی سی پی آر کے مطابق پورا نہیں کرتا' مزید برآں اس میں پایا جانے والا ابہام اور آئینی اخلاقی تقاضے ان پر عملدرآمد کرنے میں حائل ہیں۔نتیجتاً ایک حلقے میں ایک ہی امیدوار کے کاغذات قبول کر لئے گئے اور دوسرے میں مسترد۔ اس کے ساتھ ساتھ حلقوں کے درمیان ووٹوں میں وسیع تفریق سے ووٹ کی برابری کا حق بھی متاثر ہوا۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان پر اعتماد میں بہتری آئی ہے جس نے کچھ سٹیک ہولڈرز کی مشاورت لی اور مزید خودمختاری کے ساتھ کام کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

تاہم الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ایک مکمل ریگولیٹری دائرہ کار قائم کرنے کے لئے اپنے وسیع تر اختیارات کو استعمال نہیں کیا جس نے الیکشن کے اہم پہلوؤں کو صوابدیدی اختیارات کے لئے کھلا چھوڑا اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کو رد عمل والے فیصلے کے سامنے بے بس کر دیا۔ مزید برآں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے الیکشن کے انتظام کے تمام پہلوؤں کی مکمل ذمہ داری نہیں لی۔کچھ بنیادی امور کو عارضی طور پر تقرر کردہ ریٹرننگ آفیسرز کے حوالے کر دیا گیا جس کی وجہ سے قانون کو

یکساں لاگو کرنے اور امور کی نگرانی کا موقع کم ہو گیا۔ اس کی وجہ سے متعلقہ شقوں پر عملدرآمد متاثر ہوا۔

قانونی شقوں میں انتخابی شکایات کے حل کے طریقہ کار کی انتظامی سطح پر کمی اور اس کے ساتھ ساتھ الیکشن کمیشن آف پاکستان سے متعلقہ قوانین کی غیر دستیابی نے تمام سٹیک ہولڈرز کی موثر کارروائی تک رسائی کو متاثر کیا۔ امیدواروں کی نامزدگی کی اپیلوں کا فیصلہ کرنے والے ٹریبونلز نے کیسوں کی کثیر تعداد کو مختصر معیاد میں نمٹایا اور عمومی طور پر امیدواروں کو الیکشن لڑنے کی اجازت دی۔

NADRA (نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی) 2008ء سے الیکٹورل رول کی نمایاں بہتر تشکیل میں مددگار رہا ہے جو کہ انتخابی عمل میں استحکام مہیا کرتا ہے اور حق رائے دہی میں اضافے کا موقع دیتا ہے۔ تاہم خواتین کی رجسٹریشن میں کمی رہی ہے جس سے حق رائے دہی میں کمی واقع ہوئی۔

کراچی اور بلوچستان کے سوا میڈیا کو عمومی طور پر اظہار رائے کی آزادی تھی اور اس نے مختلف نظریے اور فکر اور انتخابی عمل کی جانچ پڑتال کے بارے میں بھی معلومات فراہم کیں تاہم میڈیا کے لئے ضابطہ اخلاق پر مستعد عملدرآمد کا نظام غیر موجود ہونے کی وجہ سے ریاستی اور نجی براڈ کاسٹرز نے امیدواروں کو برابر کوریج فراہم نہیں کی۔ ذرائع ابلاغ نے طویل دورانیہ کے انتخابی مہم کے واقعات نشر کئے جس سے چند پارٹیوں نے فائدہ اٹھایا اور وہ ضابطہ سے متصادم تھا۔

عورتوں کی ایک کثیر تعداد کو ووٹرز کے طور پر رجسٹرڈ کیا گیا اور خواتین امیدواروں کی تعداد پچھلے انتخابات سے دوگنا سے زائد اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ مثبت طور پر الیکشن کمیشن آف پاکستان نے صنفی بنیادوں پر ووٹر ٹرن آوٹ کی معلومات کا نظام متعارف کرایا لیکن پھر بھی عورتوں کی سیاسی شمولیت محدود رہی۔ جنرل سیٹوں پر خواتین امیدوار صرف 3.4 فیصد تھیں اور الیکٹورل رول میں گیارہ ملین خواتین مردوں کی تعداد سے کم تھیں۔

احمدیوں کے خلاف امتیازی سلوک جاری رہا اور ان کے لئے علیحدہ انتخابی فہرستیں تیار کی گئیں۔ ریاستی ذرائع ابلاغ نے الیکشن میں غیر مسلموں کی انتخابی عمل میں شراکت کے لئے تشہیری مہم کا کوئی بندوبست نہ کیا۔

الیکشن سے متعلقہ 62 سیکورٹی کے واقعات رپورٹ ہوئے جس کے نتیجے میں 64 ہلاکتیں ہوئیں۔ ان سٹیشنز پر جہاں یورپی یونین الیکشن آبزرورز مشاہدہ کرسکتے تھے پولنگ کو عام طور پر اطمینان بخش اور اچھا درجہ دیا گیا تاہم 9 فیصد کو جہاں کا دورہ کیا گیا کو خراب یا غیر مناسب درجہ دیا گیا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کا دیر سے کیا جانے والا فیصلہ کہ ووٹنگ کو ایک گھنٹہ آگے کر دیا جائے تاکہ ووٹرز کو مزید موقع ملے نے الجھن پیدا کر دی اور اس کا اعلان الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر نہیں ہوا۔ یورپی یونین الیکشن مشاہدہ کاروں کی جانب سے گنتی کا تجزیہ منفی رہا۔

وزارت خارجہ کی دعوت پر 3 اپریل 2013ء سے یورپین یونین الیکشن آبزرویشن مشن (EUEOM) اسلامی جمہوریہ پاکستان میں موجود ہے' اس مشن کے سربراہ ممبر یورپین پارلیمنٹ (جرمنی) مائیکل گاہلر ہیں۔ پاکستانی قوانین اور الیکشن کے لئے بین الاقوامی معاہدوں کے مطابق انتخابی عمل کو ملک کے مختلف حصوں میں جانچنے کے لئے کینیڈا' ناروے اور سوئٹزرلینڈ کے ساتھ ساتھ 24 یورپی یونین کے رکن ممالک سے یورپین یونین الیکشن مبصر مشن نے کل 144 مشاہدہ کاروں کو تعینات کیا۔ سیکیورٹی کے مسائل فاٹا اور بلوچستان کی مشاہدہ کاری میں حائل ہوئے اور ہمارے مشاہدہ کاروں کو انتخابی مہم کی مخصوص کارروائیوں تک محدود رکھا جن پر وہ جاسکتے تھے۔ یورپی یونین الیکشن آبزرور مشن کے 52 کثیر مدتی مشاہدہ کاروں نے 16 اپریل سے 184 انتخابی حلقوں کا مشاہدہ کیا۔ یورپی پارلیمنٹ کے ممبران کا ایک وفد رچرڈ ہاوٹ کی سربراہی میں اس میں شامل ہوا اور اس بیان کی مکمل توثیق کرتا ہے۔ یورپی یونین الیکشن آبزرور مشن اپنے مشاہدات اور نتائج میں خود مختار ہے اور بین الاقوامی الیکشن آبزرویشن کی قرارداد اور اصول جو کہ اقوام متحدہ میں اکتوبر 2005ء میں منظور ہوئے' پر کاربند ہے۔ یورپی یونین الیکشن آبزرور مشن الیکشن کے بعد ملک میں رہے گا تاکہ الیکشن کے بعد کی پیش رفت کا مشاہدہ کرے اور دو ماہ کے اندر الیکشن کے نتائج کی حتمی رپورٹ شائع کرے جس میں سفارشات کی تفصیل بھی ہوگی۔

سیاسی ماحول اور انتخابی مہم:

تمام ریاستی اداروں' سول سوسائٹی کی جانب سے جمہوری عمل پر مضبوط عزم کا اظہار کیا گیا' باوجود کہ ملک میں دہشت گرد گروہوں نے انتخابی عمل کو متاثر کرنے کی کوشش کی۔ ابتدا میں تحریک طالبان پاکستان اور دوسرے عسکریت پسند گروہوں نے مخصوص سیاسی جماعتوں کو تین صوبوں میں نشانہ بنایا اور پھر مزید سیاسی جماعتوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ انتخابی عمل میں رکاوٹ کے لئے کی گئی پر تشدد کارروائیوں نے سیاسی جماعتوں' امیدواروں' ووٹروں' الیکشن انتظامیہ' میڈیا اور سول سوسائٹی کو متاثر کیا۔ اس کا اندازہ طالبان کی طرف سے پولنگ سے دو دن قبل ایک اعلان تھا کہ انتخابی عمل کے خلاف صوبوں میں الیکشن کے دن حملے ہوں گے تحریک طالبان پاکستان نے خیبر پختونخوا' سندھ اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں اشتہار تقسیم کئے جن میں جمہوری نظام کو "غیر اسلامی" قرار دیا اور ووٹرز اور پولنگ عملے کو الیکشن میں حصہ نہ لینے کو کہا چونکہ تحریک طالبان پاکستان ان جگہوں پر حملہ کرے گی جہاں انتخابی سرگرمیاں ہوں گی۔ حملوں کی کثرت اور دھمکیوں کے باوجود الیکشن انتہائی مسابقتی تھے جس میں 2008ء کی نسبت دوگنا امیدوار اور زیادہ پارٹیوں نے حصہ لیا' بشمول پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی)' جماعت اسلامی اور نیشنل بلوچ پارٹیاں جنہوں نے 2008ء کے الیکشنز کا بائیکاٹ کیا تھا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے مجموعی طور پر 148 سیاسی جماعتوں کو نشانات الاٹ کئے۔ آل پاکستان مسلم لیگ (اے پی ایم ایل) وہ واحد پارٹی تھی جس نے الیکشن کے دن سے پہلے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ امیدواروں کی ایک بڑی تعداد انتخابات میں حصہ لے رہی تھی جن میں سے 16,692 امیدواروں کے کاغذات منظور ہوئے اور ان میں پانچ ہزار نیشنل اسمبلی (این اے) کی 342 سیٹوں کے لئے (272 جنرل سیٹیں' 60 خواتین کے لئے اور 10 غیر مسلموں کے لئے مخصوص) اور 11692 صوبائی اسمبلی (پی اے) کی 728 نشستوں کے لئے تھے۔ لہٰذا اوسطاً قومی اسمبلی کے حلقہ کے لئے 17.2 امیدوار تھے جو کہ 2008ء میں 8.3 سے دوگنا ہیں۔

الیکشن کے دن کے قریب سیاسی پارٹیوں کی مہم' امیدواروں' پارٹی سپورٹرز' پارٹی کے دفاتر اور پولنگ سٹیشنز پر حملوں میں بھی نمایاں تیزی آئی۔ گزشتہ چار ہفتوں میں 130 حملے ہوئے جن کے نتیجے میں 150 افراد ہلاک ہوئے۔ زیادہ تر حملے خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں اور بعد ازاں سندھ (کراچی) اور پنجاب میں بھی ہوئے۔ زیادہ حملے ان امیدواروں اور پارٹیوں کے سپورٹرز کے خلاف ہوئے جن کی نشاندہی سیکولر کے طور پر ہوئی تھی۔ بالخصوص خیبر پختونخوا میں عوامی نیشنل پارٹی (اے این پی)' سندھ میں متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) اور پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) جنہیں تحریک طالبان پاکستان نے حملوں کی دھمکی دی تھی۔

تاہم انتخابی مہم کے آخری دو ہفتوں میں دوسری پارٹیوں اور آزاد امیدواروں کے خلاف بھی چاروں صوبوں میں اور فیڈرلی ایڈمنسٹریٹڈ ایریا (فاٹا) میں حملوں کی تعداد میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اور زیادہ تر ان پر تشدد کارروائیوں کے مجرم ابھی تک نامعلوم ہیں۔ بلوچستان میں سیکیورٹی کی صورتحال جنگجو گروہوں کی جانب سے پھیلائی گئی دھمکیوں کے بعد سے زیادہ خراب ہوگئی۔ یورپی یونین الیکشن آبزرویشن مشن کے طویل مدتی مشاہدہ کاروں (لانگ ٹرم آفیسرز) نے ملک کے باقی حصوں میں بھی پارٹی سپورٹرز کے درمیان پر تشدد جھڑپوں کے کیسوں کی اطلاع دی (مثال کے طور پر اسلام آباد' جہلم' میرپور خاص اور شیخوپورہ)

عبوری حکومت نے امیدواروں کے لئے مختلف درجے کے سیکیورٹی اقدامات اور حفاظتی انتظامات کئے جو کہ بظاہر مہم کے آخری ہفتوں میں بہتر ہوتے گئے۔ یورپی یونین الیکشن آبزرور مشن نے سیکیورٹی کی فراہمی میں برابری اور اس کے کافی ہونے کے بارے میں مختلف سطح کی رائے کا اظہار کیا۔ حملوں کی بڑی تعداد نے انتخابی مہم پر اثر کیا اور انتخابی میدان کو غیر ہموار کیا بالخصوص خیبر پختونخوا' بلوچستان اور کراچی میں۔ اس کے برعکس ملک کے وسیع حصوں میں انتخابی مہم کا ماحول متحرک اور جاندار رہا۔ بالخصوص پنجاب اور اندرون سندھ میں مجموعی طور پر انتخابی مہم میں اکثر چھوٹی سے درمیانی سائز کی ریلیاں' کارنر میٹنگز' گھر گھر سرگرمیاں تھیں تاکہ ممکنہ ووٹرز کے ساتھ رابطہ رہے۔

یورپی یونین کے طویل مدتی مشاہدہ کاروں نے سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کے لئے الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ضابطہ اخلاق کی کسی سنگین

خلاف ورزی کی اطلاع نہیں دی۔مزید یہ کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی سے متعلق منظم معلومات کی کمی کی وجہ سے تجزیہ متاثر ہوا ہے۔

قانونی دائرہ کار:

2013ء کے جنرل الیکشنز پہلے جنرل انتخابات ہیں جو (ICCPR) کے قوائد وضوابط کے تحت ہو رہے ہیں جن کی توثیق جون 2010ء میں پاکستان نے کی۔

سابقہ حکومت کی آئینی ترامیم نے انتخابی عمل میں نمایاں بہتری لائی۔ان اصلاحات سے چیف الیکشن کمشنر اور چار ممبران کی پارلیمانی طریقہ سے تعیناتی ہوئی جس سے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو بڑی خودمختاری ملی اور اس کا مینڈیٹ بڑھا جس نے صدر کے صوابدیدی اختیارات کو کم کیا۔ان انتخابات کے لئے یہ طریقہ کار موثر طور سے لاگو کیا گیا تاہم کئی قانونی شقیں' خاص طور پر امیدوار کی اہلیت سے متعلق اور انتخابی تنازعات کے حل کے لئے قائم ٹریبونلز بین الاقوامی تقاضوں کے خلاف ہیں۔

شفافیت سے متعلق قانونی دائرہ کار میں ابھی بھی خلا موجود ہے مثال کے طور پر انتخابی نتائج کی معلومات اور مشاہدہ کار کی رسائی اور انتخابی تنازعات کے حل کے لئے انتظامی سطح پر نامکمل طریقہ کار۔انتخابات کے لئے بنیادی قوانین جو کہ قوانین کا پلندہ ہے اس میں نئی قانون سازی کی گنجائش ہے۔

الیکشن کے انتظامات:

چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ممبران کی تقرری کے بہتر نظام کی فراہمی کے ساتھ ساتھ آئینی ترامیم کے مشترکہ فیصلہ سازی کے قانون نے اداروں کو مزید خودمختاری کا موقع دیا تاہم ابھی بھی مشکلات کے خاتمے کے لئے صدر کی منظوری کا غیر ضروری قانون موجود ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کو 2008ء کے مقابلے میں زیادہ خودمختاری کے ساتھ عمل پیرا ہوتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔یورپی یونین کے طویل مدتی مشاہدہ کاروں نے اطلاع دی کہ متعلقہ لوگوں کو عموماً مقامی سطح پر انتخابی انتظامیہ پر اعتماد تھا جسے انہوں نے متعلقہ افراد کی ضروریات کے بارے میں جوابدہ اور انتخابی تبدیلیوں سے باخبر رکھتے ہوئے دیکھا۔الیکشن کمیشن آف پاکستان کو ایک غیر محفوظ سیکیورٹی ماحول میں کام کرنا پڑا' ملک کے مخصوص حصوں میں الیکشن دفاتر بھی تشدد کا نشانہ بنے مثال کے طور پر بلوچستان۔اگرچہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے مگر اس کے انتظامی اور قانونی ڈھانچے میں کچھ اہم ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کچھ خلا ہے مثال کے طور پر ووٹروں کی آگاہی مہم اور تربیت کے حوالے سے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اپنے وسیع تر اختیارات ایک مکمل ریگولیٹری دائرہ کار بنانے کے لئے استعمال نہیں کئے اور اس کے بجائے اس نے صرف کچھ نوٹیفکیشنز جاری کئے' 5 ضابطہ اخلاق اور پریس ریلیز ز بعض اوقات ان کی ویب سائٹ پر ان نوٹیفکیشنز میں ان قانونی وجوہات کا حوالہ نہیں ہوتا جس کی بنیاد پر انہیں منظور کیا گیا اور ان نوٹیفکیشنز کی تشہیر کا بھی کوئی نظام موجود نہیں۔اس لئے اس کے تمام سٹیک ہولڈرز کے لئے مکمل حیثت ترکیبی جاننا مشکل ہے۔الیکشن کے اہم انتظامی پہلوؤں پر واضح طور پر بیان کردہ پالیسیز اور ضابطوں کی کمی الیکشن کمیشن آف پاکستان کو ردعمل کے تحت فیصلہ کرنے کی حالت میں ڈال دیتی ہے جو کہ ان کی پانچ سالہ حکمت عملی کے منصوبے کی پالیسی کے ساتھ مطابقت نہ رکھتے ہوں۔

2008ء کے برعکس الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کچھ متعلقہ افراد/اداروں سے مشاورت کی ہے جس نے اس کی کارکردگی اور اس ادارے پر اعتماد میں اضافہ کیا ہے تاہم الیکشن کمیشن آف پاکستان میں اب بھی معلومات کی فراہمی کی شفافیت میں کمی ہے۔مثال کے طور پر کمیشن کی میٹنگز بند کمرے میں ہوتی ہیں اور میٹنگز کے فیصلوں سے عوام کو آگاہ نہیں کیا جاتا۔مکمل اور سہل حاصل معلومات کی کمی جو کہ واضح طور پر 18ویں آئینی ترمیم کے آرٹیکل 19اے کے برعکس ہیں جو ہر شہری کو عوامی اہمیت کی معلومات تک رسائی کا حق دیتا ہے۔

بہرکیف الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اپنے دائرے کا ڈھانچہ غیر مرکزی قائم کیا مگر اس میں نگرانی اور طریقہ کار کے اصولوں میں مزید بہتری کی

ضرورت ہے۔بنیادی الیکشن سرگرمیاں 425 ریٹرننگ افسران اور 126 ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران ادا کرتے ہیں جو کہ حاضر سروس ججز ہیں جن کا تقرر الیکشن کے دورانیہ کے لئے ہوتے ہیں اوروہ بیک وقت دونوں فرائض انجام دیتے ہیں۔ریٹرننگ افسران اورڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران کوالیکشن کمیشن آف پاکستان کی انتظامیہ سے بالکل باہر رکھا گیا۔

سیاسی جماعتوں اورامیدواروں کی جانب سے ضابطہ اخلاق کی مبینہ خلاف ورزیوں کے حل کی ذمہ داری الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے ریٹرننگ افسران کودے دی گئیں جو کہ اس عمل کی نگرانی نہیں کررہے تھےاوراس قسم کی ذمہ داریاں سونپنے سے شفافیت میں کمی آئی اوران خلاف ورزیوں کے حل کے نفاذ میں مسائل سامنے آئے۔الیکشن کمیشن آف پاکستان کی مانیٹرنگ ٹیموں نے صرف حقائق جاننے پرتوجہ مرکوزکی اورضابطہ اخلاق کےنفاذ پرتوجہ نہ دی۔

ووٹر کا اندراج اور حلقہ بندی:

NADRA گزشتہ الیکشن کے بعد سے نمایاں بہتر انتخابی فہرستوں کی تشکیل میں کلیدی رہاہے جس نے انتخابی عمل میں مزید استحکام فراہم کیااورحق رائے دہی کے بہترین موقع کی فراہمی کی جیسا کہ انگلیوں کے نشانات کا ریکارڈ ہونا' جس سے ڈپلیکیٹ اندراجات ممکن نہیں۔مزید برآں انتخابی فہرستوں (ER) میں تصاویر شامل ہیں (ماسوائے کچھ خواتین کے) جو کہ دوہری اندراج اپنانے کے خلاف ایک سخت جانچ پڑتال ہے۔

NADRA نے رجسٹریشن اورووٹنگ کے لئے درکار کمپیوٹرائزڈ نیشنل آئیڈنٹیفکیشن کارڈ(CNIC) کا اجراء بڑھادیا ہے مختلف اقدامات کے ذریعے جن میں فیس کا ختم کرنا' گشتی رجسٹریشن ٹیموں کا استعمال اورسول سوسائٹی آرگنائزیشنز کے ساتھ کام کرنا شامل ہیں۔

16 مارچ کوالیکشن کےاعلان پرانتخابی فہرستیں (ER) کے بند کیے جانے کےوقت 86.19 ملین رجسٹرڈ ووٹرز ہیں۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے گھرگھر جاکرووٹرز کے لئے ترجیحی ووٹنگ کے مقام کی نشاندہی کے لئے مشق کی جس کے بعد ایک ڈیپلے کادورانیہ اور ایس ایم ایس کی بنیاد پرتصدیق کا نظام متعارف کروایا تاہم اس کی تکمیل پراعتراض ہوسکتا تھااورسپریم کورٹ کی جانب سے دوبارہ تصدیق کے حکم کےبعد کراچی میں ایک لاکھ 80 ہزار (180,000) ووٹرز کا اندراج ہوا۔ووٹ کی برابری' جیسا کہ آئی سی سی پی آر آرٹیکل 25 کےتحت درکارہے' اسے انتخابی حلقوں کے درمیان ووٹوں کی تقسیم میں بڑے تضادات نے کمزورکیا۔اس کی نشاندہی رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد میں تغیر سے ہوئی ہے۔مثال کےطورپر سندھ این اے 203 میں آبادی صرف 228,663 ہےجبکہ این اے 253 میں دگنی سے زائد 519,854 ہے۔انتخابی حلقوں کی حدبندی آخری مرتبہ 2002ء میں 1998ء کی مردم شماری کےسرکاری اعدادوشمار کی بنیاد پر کی گئی تاہم دسمبر 2011ء کےسپریم کورٹ کے فیصلے میں حکم ہوا کہ کراچی کےکچھ حصوں کی انتخابی حدود کی نظر ثانی کی جائے تا کہ امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر تفریق سے نمٹا جاسکے۔22 مارچ کوالیکشن کمیشن آف پاکستان نے 11 انتخابی حلقوں کی نئی حدودکا نوٹیفکیشن جاری کیااورساتھ ہی الیکشن کےشیڈول کا اعلان کیا۔(یہ عمل اوراس کاوقت اورطریقہ کارایم کیوایم کےچیلنج سےمشروط ہے)

امیدواروں کا اندراج:

وہ شق جس کےتحت امیدواروں کو یونیورسٹی کی ڈگری درکارتھی (جس نے آبادی کی اکثریت کواس عمل سے باہر رکھا) اس کو 2008ء میں سپریم کورٹ نےختم کردیا اوراس طرح زیادہ شہریوں کوانتخابات میں حصہ لینے کی اجازت ملی۔کچھ بقیہ تقاضے مبہم اوراخلاق سے متعلق ہیں۔مثال کےطورپر امیدوارپرلازم ہے کہ وہ اچھے کردار کامالک ہواورعام طورپرایسے شخص کےطورپرنہ جانا جاتا ہوجواسلامی نظریات کی خلاف ورزی کرتا ہواورلازم ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات اوراسلام کے بتائے ہوئے لازمی فرائض پرعمل کرتا ہویاغیرمسلم امیدواروں پرلازم ہے کہ اچھی اخلاقی شہرت کےحامل ہوں۔اس قسم کے مبہم تقاضے پاکستان کےآئی سی سی پی آر کےساتھ معاہدے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ممکن امیدواروں کواس بنیاد پربھی مستردکردیا جاتا ہے کہ اگروہ ان کے شریک حیات یازیرکفالت افرادقرضوں یایوٹیلٹی بلز کےنادہندہ ہوں ایسی شقیں بھی آئی سی سی پی آر کےآرٹیکل 25 سے مطابقت نہیں رکھتیں جو کہ الیکشن

لڑنے کے لئے لوگوں کی مالی حیثیت اور روپے سے مشروط کرتی ہیں چونکہ یہ معاہدہ ہر شہری کو انتخاب لڑنے کا حق دیتا ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے بنایا گیا سکروٹنی کا طریقہ کار شفافیت اور انصاف کی فراہمی کے حوالے سے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ اس میں بہت سی مثالیں سامنے آئی ہیں جیسا کہ ایک ہی امیدوار کے کاغذات ایک حلقے میں تو منظور کر لئے جاتے ہیں جبکہ دوسرے میں مسترد۔

یورپی یونین الیکشن آبزرویشن مشن کی 2008ء میں دی گئی سفارشات میں سے ایک سفارش جو کہ ایک امیدوار کو مختلف حلقوں سے انتخابات لڑنے پر تنقید کرتی تھی اس پر ان الیکشنز میں کوئی قانون سازی نہیں کی گئی نتیجتاً اب بہت سے ضمنی انتخابات منعقد کرائے جائیں گے۔

صحافت:

متنوع اور متحرک صحافتی منظرنامے نے پاکستانی ووٹرز کو مختلف نقطہ نظر اور انتخابی عمل کی جانچ کے طریقہ کار مہیا کئے۔ ملک گیر طور پر 200 سے زائد نجی ملکیتی روزنامے 89 ٹی وی چینلز اور 166 ایف ایم ریڈیو نشریاتی ادارے ہیں لیکن ریاستی ٹیلی ویژن پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن اور نشریاتی کارپوریشن کا علاقائی نشریات اور ایف ایم/اے ایم فریکوئنسی کا اجارہ دارانہ کردار ہے۔

حالانکہ آئین آزادی اظہار کا حق دیتا ہے جو کہ کسی ضروری اعتراض کی بجائے معقول اعتراض سے مشروط ہے اور اس کے علاوہ آزادی اظہار کے حق میں کوئی اور قانون موجود نہیں ہے۔ ریاست نے صحافیوں اور مدیروں کی حفاظت کے لئے مناسب انتظامات نہیں کئے جس کی وجہ سے کراچی، سندھ اور بلوچستان کے کچھ حصوں میں دہشتگردی کا نشانہ بنے۔

مزید برآں بلوچستان ہائی کورٹ کے 16 اپریل کے حکم کے بعد ان اداروں پر مزید دباؤ ڈالا گیا جس کے تحت پاکستان الیکٹرانک میڈیا اتھارٹی (پیمرا) نے چار ٹی وی سٹیشنوں کو کالعدم تنظیموں کے انتخابی پیغامات نشر کرنے پر جرمانہ کیا، باوجود میڈیا اداروں کے اس دعوے کے کہ یہ پیغامات تحریر کرنے والی تنظیموں (بالخصوص تحریک طالبان پاکستان) کی جانب سے براہ راست دھمکیوں کی وجہ سے نشر کئے گئے۔ اپریل کے آخر میں ریاستی اداروں اور مختلف میڈیا تنظیموں کے ساتھ مذاکرات کے بعد الیکشن کمیشن آف پاکستان نے میڈیا کے لئے ضابطہ اخلاق جاری کیا (میڈیا کیلئے ضابطہ اخلاق) تاکہ امیدواروں اور جماعتوں کی مساوی سطح پر کوریج دی جائے تاہم پاکستانی الیکشن کمیشن (ای سی پی) میڈیا کے لئے کوئی ایسا قانون یا کوئی ایسا ضابطہ اخلاق قائم کرنے میں ناکام رہا جس سے انتخابی میدان میں توازن اور شفافیت کا نظام قائم ہو۔ پیمرا اور پریس کونسل آف پاکستان میڈیا، اداروں کی نگرانی اور ضابطہ اخلاق پر عملدرآمد کی بجائے محض شکایات کا جواب ہی دیتے رہے۔

چند جماعتیں، ٹی وی چینلز کی جلسوں کی طویل دورانیے کی نشریات سے مستفید ہوئیں جنہیں اپنے انتخابی پیغامات کو بغیر کسی تنقیدی تجزیے کے دوسروں تک پہنچانے کا موقع ملا۔ یورپی کمیشن کے مشاہدہ کردہ 6 ٹی وی چینلز (پی ٹی وی نیوز، اے ٹی وی، اے آر وائی نیوز، ڈاک نیوز، ایکسپریس نیوز، جیو ٹی وی) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے کئی اشتہاری واقعات نشر کرتے رہے جس سے جماعت کو کل تقریباً 16 گھنٹوں کی براہ راست کوریج ملی۔ متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم)، پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) اور پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) نے بھی اس قسم کے پروگراموں سے بالترتیب 5،9 اور 4 گھنٹوں کا فائدہ حاصل کیا۔ اس سے دیگر جماعتوں کے لئے بہت کم گنجائش چھوڑی بالخصوص عوامی نیشنل پارٹی (اے این پی) کے لئے (جو کہ عملی انتخابی سرگرمیاں نہیں کر سکتے تھے) جو کہ واضح طور پر میڈیا کے ضابطہ اخلاق (کوڈ آف کنڈکٹ) سے متصادم ہے۔

پاکستان ٹیلی ویژن (PTV) نیوز اور پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن (PBC) کے ایف ایم 101 میڈیا کے ضابطہ اخلاق پر عمل پیرا ہونے میں ناکام رہے چونکہ انہوں نے محض ایک چوتھائی سیاسی جماعتیں جو کہ الیکشن میں حصہ لے رہی تھیں کا ذکر براڈکاسٹرز نے پرائم ٹائم پروگرامنگ میں کیا۔ ع

پی ٹی وی اور پی بی سی نے مجموعی طور پر 148 جماعتوں میں سے بالترتیب 35 اور 22 کے امیدواروں کو کور کیا۔ پی ٹی وی کے پرائم ٹائم کے دورانیہ میں کافی منصفانہ طور پر پاکستان مسلم لیگ (ن) کو 23 فیصد، پاکستان تحریک انصاف کو 17 فیصد اور پیپلز پارٹی کو 16 فیصد الاٹ کیا گیا۔ پی بی سی نے

متحدہ قومی موومنٹ پر 21 فیصد' اے این پی پر 18 فیصد اور جماعت اسلامی پر 17 فیصد فوکس کیا۔ اسی طرح خبروں والے پروگراموں کو پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان تحریک انصاف پر مرتب کیا گیا اور واضح طور پر پی ٹی وی نیوز پر ان کی براہ راست تقاریر کے لئے آدھا وقت دے کر ان کی حمایت کی گئی تاہم پی بی سی کی خبروں میں براہ راست تقاریر کے لئے اکثریتی وقت جماعت اسلامی کو دیا۔

یورپین یونین الیکشن آبزرویشن مشن نے پی ٹی وی کے علاوہ جن اور ٹیلی ویژن چینلز کی نگرانی کی جن میں متقابل علاقائی سروس۔ سیمی پرائیویٹ۔ اے ٹی وی اور دوسری کمرشل نشریات شامل ہیں ان میں بھی پی ٹی وی کی طرح کا ہی طرزِ عمل اپنایا۔ خبروں کے پروگراموں میں پاکستان مسلم لیگ (ن) نے چینلز کی اکثریت میں سب سے زیادہ فائدہ حاصل کیا۔ (68 فیصد اے ٹی وی پر' 47 فیصد ایکسپریس نیوز پر' 27 فیصد جیو ٹی وی اور اے آر وائی پر) نجی ملکیت والے اخباروں نے ہر حلقے کے مضبوط امیدواروں کو ایک متوازن کوریج دی اور 86 پارٹیوں کی کوریج کے ذریعے ووٹرز کو مختلف نکتۂ نظر اور رائے فراہم کی۔

انتخابی تنازع کا حل:

قانونی شقوں میں انتخابی شکایات کے حل کے طریقہ کار کی انتظامیہ سطح پر کمی اور اس کے ساتھ ساتھ الیکشن کمیشن آف پاکستان سے متعلقہ قوانین کی غیر دستیابی نے تمام سٹیک ہولڈرز کی موثر کارروائی تک رسائی کو متاثر کیا' درخواست گزار کے بعد دیگر کئی انتظامی اور جوڈیشل سطح پر شکایات جمع کرا رہے تھے۔ ان کے حل کے لئے کوئی طریقہ کار یا وقت کا تعین نہیں کیا گیا۔ ان وضع کردہ شکایات کے حل کے لئے انتظامی طریقوں کی کمی نے متعلقہ افراد میں ابہام پیدا کیا اور موثر قانونی تلافی کے موقع کو کم کیا۔ عمومی طور پر الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کوئی معلومات موصول نہیں کیں اور نہ ہی صوبائی اور ضلعی سطح پر درج ہونے والی شکایات کے اعداد و شمار مرتب کئے جس نے نگرانی کے عمل کو متاثر کیا۔ درج شدہ شکایات کے بارے میں معلومات کی کمی ممکنہ مصالحتی اقدامات کی نشاندہی اور مسائل کے تجزیے میں مانع رہی۔

قانونی دائرہ کار الیکشن کمیشن آف پاکستان کے تشکیل کردہ ٹریبونلز کے ذریعے امیدوار کی نامزدگی اور الیکشن کے نتائج کے لئے جوڈیشل نظر ثانی فراہم کرتا ہے جو کہ صدارتی منظوری سے مشروط ہے۔ عمومی طور پر امیدوار کی حتمی نامزدگی کے لئے قائم کئے گئے ٹریبونلز نے اپیلوں کی اکثریت کو حل کیا اور قانوناً ریٹرننگ افسران کے فیصلوں کو بحال رکھا۔ اگرچہ کہ امیدوار کی نامزدگی پر ٹریبونلز کے فیصلے حتمی ہیں' کوئی بھی فرد پٹیشن کے ذریعے بنیادی حقوق کے اطلاق کے لئے ہائی کورٹس سے رجوع کرسکتا ہے جنہیں عام طور پر آئینی یا رٹ پٹیشن کہا جاتا ہے۔ ہائی کورٹس نے ایسی پٹیشنز کو ترجیح دی ہے اور عموماً امیدواروں کو مقابلے کی اجازت دی ہے ان پٹیشن کیسوں میں جہاں نامزدگی کی منظوری کو چیلنج کیا گیا' ہائی کورٹس نے میرٹ کی بنیاد پر فیصلے سے اجتناب کیا اور اس کے بجائے درخواست دہندہ کو اس بنیاد پر کہ عدالت کی طرف سے کی گئی کوئی بھی کارروائی الیکشن شیڈول پر اثر انداز ہوگی۔ الیکشن کے بعد نااہل قرار دینے کی سعی کرنے کو کہا۔ اس قسم کی جواز آرائی ہائی کورٹس کی آئینی پٹیشنز پر دائرہ اختیار کے ساتھ ہم آہنگی کے بارے میں سوال اٹھاتی ہے جیسا کہ یہ آئین میں متعین ہے۔

خواتین کی انتخابی عمل میں شمولیت:

نادرا نے قابل ستائش کوششیں کی ہیں کہ خواتین کو سی این آئی سی فراہم کئے جائیں اور خواتین کی کل تعداد انتخابی فہرست پر نمایاں طور پر بڑھی لیکن پھر بھی حتمی انتخابی فہرست میں مردوں کی نسبت گیارہ ملین کم خواتین ووٹرز ہیں جس سے حق رائے دہی کے ہمہ گیر ہونے پر سوال اٹھتے ہیں۔ 2008ء کے مقابلے میں قومی اسمبلی کی خاتون امیدواروں کی تعداد دوگنا' 64 سے 158 اور صوبائی اسمبلی کی سیٹیں تین گنا یعنی 116 سے 355 ہوگئیں۔ پہلی مرتبہ جنرل انتخابات میں فاٹا سے ایک خاتون امیدوار تھیں۔ ع تاہم مجموعی طور پر قومی اسمبلی کے امیدواروں میں کل خواتین 3.4 فیصد تھیں جو کہ بیجنگ کی قرارداد اور کارروائی کے لئے پلیٹ فارم کے ہدف سے 30 فیصد سے بہت کم ہے۔ خواتین کے لئے ناکافی مختص مخصوص نشستیں منتخب کرنے والوں کے ساتھ ان کا تعلق کم کرتی ہیں اور اس کی وجہ سے ایوانوں میں ان کی حیثیت کو اہمیت نہیں دی جاتی۔

ان انتخابات کے لئے الیکشن کمیشن آف پاکستان نے صنفی بنیادوں پر ووٹرز ٹرن آؤٹ کی معلومات کا نظام متعارف کرایا ہے۔خیبر پختونخوا کی حکومت نے عورتوں کو اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کی حمایت کرتے ہوئے ریجنل الیکشن کمشنرز سے درخواست کی کہ وہ ایسے تمام اقدام بروئے کار لاتے ہوئے اس بات کی یقین دہانی کریں کہ خواتین ووٹرز کو اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ پیش آئے۔یہ ایک نہایت مثبت پیش رفت ہے۔ خصوصی طور پر الیکشنز 2008ء کے پس منظر جہاں خواتین کے 564 پولنگ سٹیشنز میں ووٹرز کی حاضری صفر تھی اوران میں سے 85 فیصد پولنگ سٹیشن خیبر پختونخوا میں تھے۔کچھ سیاسی جماعتوں نے بھی مثبت اقدامات اٹھاتے ہوئے عورتوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنا حق رائے دہی استعمال کریں۔دیگر اداروں جیسا کہ پاکستان علماء کونسل نے بھی اس سلسلے میں مثبت کردار ادا کیا جبکہ ذرائع عامہ (میڈیا) کوئی خاص کردار نہیں ادا کر سکی۔نادرا کے تخمینے کے مطابق 2.7 ملین خواتین کے شناختی کارڈ پر ان کی تصاویر موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے خواتین ووٹرز میں دھاندلی کا اندیشہ ہے۔

اقلیتی اور بے بس گروہ

پاکستان کی تاریخ میں شیعہ اور عیسائیوں کے خلاف تشدد کے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر پر 23 اپریل کو کوئٹہ میں حملہ ہوا مگر وہ محفوظ رہے۔پاکستان میں غیر مسلم رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد 2.7 ملین ہے۔جس میں سے 1.4 ملین رجسٹرڈ ووٹرز ہندو جبکہ 1.2 ووٹرز عیسائی ہیں۔20 پارٹی ٹکٹس پر 30 غیر مسلم امیدواروں نے نیشنل اور صوبائی اسمبلی کے لئے الیکشن لڑے۔حالانکہ ذرائع ابلاغ کو ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ وہ ایسے افراد کی حوصلہ افزائی کریں جو عام طور پر انتخابات کے عمل سے باہر رہتے ہیں لیکن اقلیتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ایسے جتنے بھی پیغامات نشر کئے گئے ان کو اشتہار قرار دیا گیا اور سرکاری ذرائع سے ان کو نشر نہیں کیا گیا۔

احمدیوں کے خلاف امتیازی سلوک بھی جاری ہے۔پاکستان کے آئین کے مطابق پاکستان کا ہر وہ شہری جس کی عمر 18 سال سے زیادہ ہے وہ ووٹ کا حق رکھتا ہے اور 2002ء کا چیف ایگزیکٹو آرڈر اور بعد میں شامل کی جانے والی شقیں جس میں 7 بی اور 7 سی شامل ہے جو کہ احمدی سے امتیازی سلوک ظاہر کرتی ہے۔نادرا نے اپنے ریکارڈ میں 115,095 احمدیوں کے انتخابات کے لئے ایک الگ فہرست مرتب کی ہے لیکن احمدیوں کے نمائندے نے اس لسٹ کے مطابق ووٹ کا حق استعمال کرنے سے انکار کیا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ ان کو غیر مسلم تصور کیا جائے۔

شہری مشاہدہ کار:

فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (FAFEN) نے بڑی تعداد میں مشاہدہ کار تعینات کرنے کی اطلاع دی ہے جس میں سے 41 ہزار 500 مشاہدہ کار الیکشن کے روز فعال تھے۔فافن کے طریقہ کار کے مطابق حکومتی اداروں کو کوتاہیوں کے بارے میں آگاہ کر کے انہیں درست کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔فافن نے مجموعی طور پر مثبت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔فافن کے علاوہ دیگر شہری مشاہدہ کاروں کی شمولیت جس میں عورت فاؤنڈیشن، ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان اور پاکستان بار کونسل نے انتخابی عمل کو شفاف بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔الیکشن کمیشن آف پاکستان تمام مشاہدہ کار اور صحافیوں کے لئے اجازت نامہ بروقت نہ دے سکا۔فافن نے اپنے مشاہدہ کاروں کے لئے 41500 کارڈز جبکہ صحافی اور دیگر غیر ملکی مشاہدہ کاروں کے لئے 9000 کارڈز شائع کرنے کی رپورٹ دی ہے۔

ووٹنگ، گنتی اور حتمی نتائج:

انتخابات کے روز دو بڑے بم دھماکے اور 62 پر تشدد واقعات کی اطلاعات موصول ہوئیں جن میں 64 افراد ہلاک جبکہ 225 زخمی ہوئے۔ سیکیورٹی مہیا کرنے میں ملک بھر میں بہت سی ایجنسیاں ملوث رہیں۔صرف فاٹا کے ایک حلقے میں سیکیورٹی کی وجہ سے انتخابات منسوخ ہوئے۔دہشتگردی کے خطرے کے باوجود ووٹر ٹرن آؤٹ بڑھا جو کہ ووٹروں کی جانب سے جمہوری عمل پر مضبوط عزیم کا اظہار نظر آیا۔

140 سے زیادہ یورپین یونین الیکشن مشاہدہ کاروں نے 140 حلقوں اور 679 پولنگ سٹیشنز پر ووٹنگ، گنتی اور نتائج کی ترتیب پر مشاہدہ کاری

کی۔سیکیورٹی کے خدشات کے پیش نظر یورپین یونین الیکشن مشاہدہ کار مخصوص علاقوں تک محدود رہے۔آسان رسائی کومدنظر رکھتے ہوئے جن پولنگ سٹیشنز کا انتخاب کیا گیا وہ شاید تمام پولنگ سٹیشنز کی صحیح نمائندگی نہ کریں۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے پولنگ کے لئے 69,729 سٹیشنز کا اہتمام کیا تھا۔یورپین یونین الیکشن مشاہدہ کاروں کے معائنہ کئے جانے والے زیادہ تر پولنگ سٹیشنز کو تسلی بخش قرار دیا گیا تھا مگر 9فیصد کو غیر اطمینان بخش قرار دیا گیا۔سندھ میں 21فیصد پولنگ سٹیشنوں کو منفی درجہ دیا گیا۔15فیصد خواتین کے پولنگ سٹیشنز اور پولنگ بوتھ کو غیر تسلی بخش قرار دیا گیا۔پارٹیوں اور امیدواروں کی مداخلت اور خفیہ رائے شماری کے مسائل کی وجہ سے 20فیصد کو غیر اطمینان بخش قرار دیا گیا۔غیر تسلی بخش سٹیشنز میں سے خواتین سٹیشنز کی تعداد مردوں کے سٹیشنز سے زیادہ تھی۔24فیصد پر شہری مشاہدہ کار کو موجود پایا گیا۔85فیصد پولنگ سٹیشنز پر امیدواروں کے ایجنٹس کو موجود پایا گیا۔مگر دس فیصد پولنگ سٹیشنز پر مشاہدہ کاروں اور پارٹی ایجنٹس کو پوری کارروائی دیکھنے کا موقع نہ دیا گیا۔انتخابی فہرستوں کی معلومات کے بارے میں ووٹروں کا انحصار پارٹی اور امیدواروں کے نمائندوں پر تھا۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پولنگ ٹائم ختم ہونے سے چند منٹ پہلے ٹائم بڑھانے کے فیصلے نے عوام کی الجھن میں اضافہ کیا۔یورپی یونین الیکشن مشاہدہ کاروں کو مختلف جگہ پر اس فیصلے کا متضاد اطلاق دیکھنے کو آیا۔کچھ جگہ سٹیشنز کھلے رہے' کچھ جگہ بند رہے جبکہ کچھ جگہ بند ہو کے دوبارہ کھلے۔

کراچی میں یورپی یونین کے مشاہدہ کاروں نے سیکیورٹی کی وجہ سے مخصوص سٹیشنوں کی مشاہدہ کاری کی جن میں انہوں نے پولنگ میں شدید مسائل کی اطلاع دی۔الیکشن کمیشن آف پاکستان کو کراچی کے بارے میں بہت کم معلومات تک رسائی تھی لیکن اس کے باوجود کراچی میں سات حلقوں کے اندر پولنگ کا وقت 3 گھنٹے بڑھا دیا گیا اور 43 پولنگ سٹیشنز میں دوبارہ سے پولنگ کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔اس موقع پر الیکشن کمیشن کے اس فیصلے کی مناسبت کا جانچنا ممکن نہیں تھا۔

گنتی کا تجزیہ منفی رہا' 59 میں سے 9 سٹیشن میں نتائج کے تجزیے کو غیر تسلی بخش قرار دیا گیا۔16 پولنگ سٹیشنوں میں پارٹی ایجنٹس کو نتائج کی کاپی نہیں دی گئی اور آدھے سے زیادہ پولنگ سٹیشنز پر نتائج کی فارم 14 کی کاپی پولنگ سٹیشنز پر چسپاں نہیں کی گئی۔مشاہدہ کاروں نے اطلاع دی کہ طریقہ کار میں شفافیت اور مفاہمت کی کمی تھی۔حتمی نتائج کے طریقہ کار میں بے قاعدگیاں پائی گئیں۔